THE ATONEMENT OF CHRIST.

کفّارۂ مسیح

مؤلفہ

پادری جے۔ جی۔ ڈان

بپٹسٹ مشن دہلی

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

۱۹۰۲ء

قیمت ۶ پائی P. R. B. S., LAHORE. ۲۰۰۰ باردوم

فہرست کتب

	قیمت
مسیح کا نمونہ ۔۔ ۔۔ ۔۔	۸ر مجلد ۱۲ر
اور اد السیرت المسیح ۔۔ ۔۔ ۔۔	۸ر
مسیحی دین کے اصول ۔۔ ۔۔ ۔۔	۶ر
یسوع مسیح کا احوال	۳ر مجلد ۸ر
راہ نجات ۔۔ ۔۔ ۔۔	۳ر سفید ۴ر
حقیقت گناہ ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲ر
سیرت المسیح والمحمد ۔۔	۱ر مجلد ۲ر
تحقیق الایمان ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲ر
تواریخ المسیح حصہ اول ۔۔ ۔۔	۲ر
" حصہ دوم ۔۔ ۔۔	۲ر
" حصہ ہفتم ۔۔ ۔۔	۲ر
خطوط بنام جوانان ہند	۱ر مجلد ۲ر
مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۲ر
ایک ہندو کا مسیحی ہونا یعنی باباپدمن جی کا تذکرہ ۔۔ ۔۔	۲ر مجلد ۴ر
مسیح ابن اللہ ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲ر
منار الحق ۔۔ ۔۔	۲ر سفید ۳ر

	قیمت
تیغ و سپر عیسوی ۔۔ ۔۔ ۔۔	۳ر
بیگناہی مسیح ۔۔ ۔۔ ۔۔	۱ر
حقیقی عرفان ۔۔ ۔۔ ۔۔	۱ر
یسوع مسیح کی تعلیم ۔۔ ۔۔ ۔۔	۱ر
کیا مسیحی مذہب خدا کی طرف سے ہے؟ / کیا مسیح مردوں میں سے جی اٹھا۔	۱ر
عیسیٰ کی سیرت ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲پائی
مسیح کون تھا ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲پائی
کیا یہ سچ ہے ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲پائی
نبی معصوم ۔۔ ۔۔ ۔۔	۲پائی
نگن آتما (میں کون ہوں) ۔۔ ۔۔	۶پائی
پیشنگوئیاں مسیح کے حق میں ۔۔ ۔۔	۳پائی
بائبل پڑھنا کیوں ضروری ہے ۔۔	۲پائی
تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو ۔۔ ۔۔	۳پائی
قیامت مسیح ۔۔ ۔۔ ۔۔	۳پائی
تنقید الخیالات سر سید احمد خان ۔۔	۳پائی
شہادت مسیح اپنے حق میں ۔۔	۱پائی

دیباچہ

اے بھائیو۔ آپ لوگوں کو واضح ہو کہ کفارۂ مسیح درحقیقت مسیحیوں کے ایمان کا اصول ہے اور اس کے مطالب اور معنوں سے واقف ہونا واجب اور لازم ہے۔ اس لئے میں نے بہت کوشش کی کہ اس کو مختصر کر کے لکھوں تاکہ پڑھنے والے اس کو آسان جانکر جلد اس کے مضمون سے واقف ہو جائیں اور میرے ہندوستانی بھائیوں کے جو دہلی ہندوستانی کانفرنس میں سنہ ۱۹۰۲ء میں جُدا جُدا ضلعوں سے رونق افروز ہوئے تھے مقبولِ نظر ہوا اور سب اس بات کے متقاضی ہوئے کہ طبع ہو کر فائدۂ عام کے لئے مشتہر کیا جائے۔ سو میں نے حسب منشاء اُن عزیزوں کے طبع کرا کر مشتہر کیا۔ خداوند اپنا فضل کرے۔ کہ اس کے پڑھنے والے بذریعہ اس کفارۂ مقدسہ کے حیاتِ ابدی کے وارث ہو جائیں ؏

بیت

الہام سے خبر ملی کیا دھوم دھام کی	کفارۂ مسیح سے شفاعت ہی عام کی
ثانی نہیں بجز تیرے اے ذاتِ کبریا	جب سے سُنی خبر ہے تیرے پاک نام کی

کفّارۂ مسیح

اے پڑھنے والو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ ہم لوگ کلام الٰہی کو اپنا ہادی سمجھتے ہیں اور اُسی کی سندوں کو دل وجان سے مانتے ہیں۔ اس لئے مَیں نے عقلی دلیلوں سے دست بردار ہو کر نقلی کی طرف رجوع کیا۔ تاکہ پڑھنے والے ان سُوالوں کے جواب سے جو اس درس میں لکھے جاتے ہیں فائدہ حاصل کریں +

۱۔ کفّارہ سے کیا مراد ہے +

۲۔ خدا کے قانون اور انسان کی حکم عدولی سے کفّارۂ مسیح کیا علاقہ رکھتا ہے +

۳۔ کفّارہ کے بارہ میں مسیح انسان کے ساتھ کیا علاقہ رکھتا ہے +

۴۔ دربارہ اس کفّارہ کے مسیح خود مختار تھا۔ یا مجبور +

۵۔ مسیح کا کفّارہ کن کن وجوہات سے بیش قیمت اور بے نظیر ہے +

۶۔ مسیح کا کفّارہ خدا باپ سے کیا مناسبت رکھتا ہے +

اے صاحبو ـ درحقیقت یہ سوال لائق غور کے ہیں ـ مگر ہم اپنے نجات دہندہ سے دُعا مانگ کر جواب کے ملتجی ہیں ـ اور یقین کامل ہے کہ وہ اپنے بندوں کی مدد کے لئے آمادہ ہے +

۱ـ کفّارہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب کی طرف رجُوع کر کے اوّلاً ہم اس بات پر لحاظ کریں کہ وہ کام جو ہمارے نجات دہندہ نے ہمارے گناہوں کے رفع دفع کرنے کے لئے کیا بئبل کے مصنّفوں نے لفظ کفّارہ سے اُس کو قلمبند کیا ہے ـ اس لئے ہم کو لازم اور مناسب ہے ـ کہ پہلے اُس کے معنوں کی تحقیقات کریں کیونکہ بعد تحقیقات معنوں کے جلد مطلب سمجھ میں آتا ہے نہیں تو پڑھنے والے مطلب سے بے خبر رہ جاتے ہیں +

لفظ کفّارہ کے معنے ـ کفّارہ عربی زبان کے کَفر مصدر سے نکلا اور اس کے معنے ڈھانپنے کے ہیں ـ اور جو لوگ فعل کُفر میں مبتلا ہوتے ہیں وہ لفظ کُفر سے نسبت کئے جاتے ہیں گویا اُنھوں نے اُس علم الٰہی کو جو انسان کی طبیعت پر نقش ہے اپنے ناقص فعل سے ڈھانپ دیا ـ لہذا لفظ کفَر کے اصطلاحی معنے ہیں کُفر کرنا یا کافر ہونا اور کَفّر بروزن فعّل اس کے معنے ہیں گناہ کو ڈھانپنا ـ اور بئبل کے اُردو ترجمہ کرنے والوں

نے ایک عبرانی لفظ کو بعینہٖ اس عربی لفظ یعنی کفّارہ سے ترجمہ کیا۔ کیونکہ عہد عتیق جو عبرانی زبان میں ہے۔ اُس میں لفظ כפר کا ذکر مرقوم ہے اور اِس کے معنی ڈھانپنے کے ہیں جیسا کتاب پیدائش ۶ باب ۱۴ آئت میں مذکور ہے کہ کشتی کے باہر اور بھیتر رال لگا یعنے اُس کو رال سے ڈھانپو۔ اور یہی عبری لفظ تشدید کی حالت میں یعنی حرف فے عبری میں نقطہ لگانے سے כפר کپتر پڑھا جاتا ہے اِس کے معنی بھی ہیں گناہ کو ڈھانپنا۔ چنانچہ ۷۹ زبور ۹ آئت میں یُوں لکھا ہے۔ اپنے ہی نام کے لئے ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے۔ اکثر مقام کتاب مُقدّس میں اِس لفظ کا ترجمہ بہ لفظ کفّارہ کیا گیا ہے دیکھو کتاب احبار ۱۶ باب ۶ آئت۔ اور ہارون اپنے اُس بچھڑے کو جو خطا کی قربانی کے لئے اُس کی طرف سے ہے نزدیک لائے اور اپنے لئے اور اپنے گھر کے لئے کفّارہ دے۔ اور ۱۰ آیت۔ تاکہ اُس سے کفّارہ دیا جائے۔

کفّارہ دینے کا اصل مطلب یہ ہے ناپاک کو پاک کرنا چنانچہ کتاب گنتی ۳۵ باب ۳۳ آیت میں مذکور ہے اور زمین اُس خون سے جو وہاں گرایا جائے پاک نہیں ہو سکتی مگر اُس کے گرانے والے کے لہو سے یعنی قاتل کا خون مقتول کے لہو کو ڈھانپے۔

علےٰ ہذا القیاس عہد کے صندوق کا سرپوش کفّارہ کا سرپوش کہلاتا تھا اور عبرانی زبان میں اس کا نام کپّورِیتہ כפרת ہے اگر اس لفظ کی گردان بموجب قاعدہ عربی کے کی جائے تو لفظ کفورہ نکلیگا ⁂

ماسوا اِس کے عہدِ عتیق کے قدیم یُونانی ترجمہ میں۔ جو سپٹواجنٹ نام سے مشہور ہُوا۔ اُس کے مترجموں نے اُسی یونانی لفظ کو استعمال کیا۔ جسکے معنے کفّارہ دیکر ملا لینا ہے۔ اور بزمانۂ تحریر انجیل یہ ترجمہ بنام سپٹواجنٹ یہودیوں میں جاری تھا۔ لہٰذا لفظ مذکورہ انجیل میں درج کیا گیا۔ دیکھو رُومیوں ۳ باب ۲۵ آئت یسے خدا نے اس کے خون کے وسیلے سے ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا۔ پھر عبرانیوں کا خط ۲ باب ۱۷ آیت۔ گناہوں کا کفارہ دینے کیواسطے پھر یُوحنّا کے پہلے خط کے ۲ باب ۲ آیت میں یوں مرقوم ہے۔ کہ وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ علےٰ ہذا القیاس خط مذکورہ کے ۴ باب کی ۱۰ آیت میں بھی یوں ہی مرقوم ہے

لفظ فدیہ کے معنے لفظ فدیہ بھی معنی لفظ کفارہ سے مناسبت رکھتا ہے اس سبب سے اس کا بیان کرنا بھی ضرور ہے۔ مخرج اس کا عربی لفظ فَدَا ہے اور اس کے معنے ہیں چھُڑانا۔ چنانچہ قرآن میں یہ لفظ قیدیوں کی رہائی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ عربی لفظ فَدَا عبرانی لفظ یا واہ פדה سے معنی اور مطلب میں اتحاد اور اتفاق رکھتا ہے گویا مخرج اس کا عبری ہے اور اس کے معنے ہیں چھڑانا۔ دیکھو کتاب خروج ۱۳ باب

کی ۱۲۔ آیت۔ تو سب کو جو رحم کے کھولنے والے ہیں خداوند کے لئے جدا
کیجیئو۔ سارے نر تیرے مواشی میں خداوند کے ہونگے اور گدھے کے پہلے بچہ
کے بدلے برّے کو فدیہ دیجیئو۔ اگر تو اُس کا فدیہ نہ دے تو اس کی گردن
توڑ ڈالیو اور اپنے فرزندوں میں آدمی کے سارے پہلوٹھوں کا فدیہ دیجیئو۔ اور یوں
ہوگا کہ جب تیرا بیٹا آئندہ تجھ سے پوچھے اور کہے کہ یہ کیا ہے تو تو اُسے
کہیئو کہ خداوند ہم کو زبردستی مصر اور غلاموں کے گھر سے باہر لایا۔ اور جب
فرعون نے نہ چاہا کہ ہمیں جانے دے تو یوں ہوا کہ خداوند نے مصر میں
سب پہلوٹھے انسان کے پہلوٹھے سے لیکے حیوان کے پہلوٹھوں تک
مار ڈالے۔ اس واسطے میں اُن سب نروں کو جو رحم کے کھولنے والے ہیں۔
خداوند کے لئے ذبح کرتا ہوں۔ لیکن اپنے فرزندوں کے سب پہلوٹھوں
کا فدیہ دیتا ہوں ۔

پھر دیکھو گنتی ۸ باب۔ خداوند نے مصر کے سب پہلوٹھوں کو مارا
تا کہ بنی اسرائیل کے سب انسان اور حیوان کو رہائی دے۔ اس لئے
اُس کا دعوے بنی اسرائیل کے سب پہلوٹھوں پر ہوا۔ اُن کے فدیے کے
عوض میں اُس نے لاویوں کا سارا خاندان لیا۔ اور یہ ہر دو الفاظ یعنی
فدیہ اور کفارہ ۴۹ زبور کی ۷ آیت میں مذکور ہیں۔ ان میں سے کسی کا
مقدور نہیں کہ اپنے بھائی کو چھڑا سکے۔ یہاں پر لفظ چھڑا سکے عبرانی

زبان میں بمعنے فدیہ مذکور ہے ۔ یا اُس کا کفارہ خدا کو دے کہ اُن کی جان کا فدیہ بھاری ہے یہ کام ابد تک موقوف رکھنا ہوگا +

پھر باب مذکورہ کی ۵ آئت میں لکھا ہے کہ خُداوند میری جان پاتال کے قابو سے چھڑائیگا یہاں پر بھی لفظ چھڑائیگا عبرانی زبان میں فدیہ دیگا لکھا ہے یعنے وہ مجھے لے رکھیگا +

سپٹواجنٹ کے اُن مقامات میں وہی لفظ رواج پذیر ہے کہ جسکے معنے ہیں دام دیکر قید سے رہائی کرانا ۔ اور اسی وجہ سے اُس نے عہد جدید میں رواج پایا ۔ چنانچہ خداوند مسیح نے خود یہ ارشاد فرمایا ۔ کیونکہ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے بدلے فدیے میں دے ۔ اور یہی لفظ انجیل مرقس کے ۱۰ باب ۴۵ آئت میں مرقوم ہے کہ جس کا ترجمہ اس مقام پر اُردو کے مترجموں نے فدیہ کے بدلے لفظ کفارہ سے کیا گویا اُنہوں نے علت کو بالعوض معلول کے تحریر کیا اس لئے کہ کفارہ فدیہ کا دام تھا +

فی الحال یہ سوال لازم آتا ہے ۔ کہ کیا خداوند مسیح نے اپنے کفارہ کے بارہ میں اُنہیں الفاظ کو اُنہیں معنوں سے جو اوپر مذکور ہوئے استعمال کیا یا کسی اور مطلب سے ؟

مسیح کی شہادت اپنے کفارہ کے بارہ میں

انجیل متی ۱۶ باب ۱۵ و ۱۶ آیات میں مرقوم ہے۔ کہ جب مسیح نے ان
سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو۔ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ
خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ فی الحال یہ مقام قابل غور ہے کہ جب مسیح نے پہچانا کہ
یہ لوگ مجھے خدا کا فرزند جانتے اور مانتے ہیں تب وہ اُن سے اپنی موت
کا ذکر کرنے لگا دیکھو ۲۱ آئت۔ اُس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پہ
یہ بات ظاہر کرنے لگا کہ مجھے ضرور ہے کہ یروشلیم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار
کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھاؤں اور قتل کیا جاؤں
اور تیسرے دن جی اُٹھوں۔

اور جبکہ یروشلم کو جاتا تھا۔ تب راہ میں اُس نے پھر اپنی موت کا ذکر
کیا اور بتلایا کہ صلیب پر مارا جاؤنگا۔ تو اُسی وقت یعقوب اور یُوحنّا
کی ماں نے عرض کی کہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہت میں ایک
تیرے دہنے اور دوسرا بائیں طرف بیٹھے۔ تب اُس نے بالعوض اُنکی
نفسانی اور جسمانی اُمید کے اُن کو رُوحانی توقع کی تعلیم دی کہ جو تم میں اوّل
ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے چنانچہ ابن آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت
لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے دیکھو انجیل متی

۲۰ باب ۲۷ و ۲۸ آیات - بعد اس کے مسیح نے عیدِ فسح کے وقت جو مصر کی رہائی کی یادگاری کے لیئے معین تھی عشاء کو مقرر کیا۔ دیکھو انجیل متی ۲۶ باب ۲۸ - آئت - اُس نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ یہ میرا خون ہے یعنی عہد کا وہ خون جو بہتیروں کے لیئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے ۔

فرض کرو کہ کوئی شخص جو صداقت کا متلاشی ہے یہ بات دریافت کرے کہ نئے عہد سے کیا مراد ہے تو اُس کو لازم اور مناسب ہے ۔کہ یرمیاہ نبی کی کتاب کے ۳۱ باب کی ۳۱ آئت سے ۳۴ تک ملاحظہ کرے چنانچہ خداوند فرماتا ہے کہ میں اُن کی بدکاری کو بخشونگا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کرونگا پھر اپنی شریعت کو اُن کے اندر رکھونگا۔ اور اُن کے دل پر اُسے لکھونگا۔ پس عہد کے لہو سے گناہ کی معافی اور نیا مزاج جس سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی درستی ہو ہم کو حاصل ہو ۔

جب ہم یُوحنا کی انجیل کو نظر غور سے پڑھتے ہیں تو یہ فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ ہمیشہ کی زندگی ابن آدم کے اُٹھائے جانے پر موقوف ہے۔ کلام الٰہی میں مذکور ہے کہ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا۔ اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو

کوئی ایمان لائے اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔ دیکھو انجیل یُوحنّا ۳ باب ۱۴ و ۱۶ آیات۔ اور پھر انجیل مذکور کے ۱۲ باب کی ۳۲ و ۳۳ آیات میں یوں لکھا ہے۔ اور میں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا۔ اس نے اس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔ پھر انجیل یُوحنّا ۱۰ باب ۱۱ آیت کو ملاحظہ کرو کہ جس میں خداوند فرماتا ہے۔ اچھّا چرواہا میں ہوں اچھّا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے ؛

اس تحریر اور تقریر سے ثابت ہے کہ مسیح نے اپنی موت کے وسیلہ سے گناہ کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی اپنی اُمّت کے لئے حاصل کرنیکا دعوےٰ کیا ؛

اس درس میں پاک کلام کی تمام شہادتیں لکھنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اس لئے ہم خداوند کی شہادت مذکورہ کو کفّارہ کی ماہیّت اور اُسکے مطلب کے لئے کافی سمجھکر آئندہ اُس کے تعلقات کو دریافت کر کے اعتراضوں کے حل کرنے کی کوشش کرینگے ؛

۲۔خدا کے قانون اور انسان کی حکم عدولی سے مسیح کا کفارہ کیا علاقہ رکھتا ہے۔

یوحنا کے پہلے خط کے ۳ باب کی ۴ آئت میں لکھا ہے جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔ اور پولوس رومیوں کے خط کے پہلے باب کی ۱۶ آئت میں اُس علاقہ کی بابت جو شریعت اور فدیۂ مسیح میں پایا جاتا ہے یہ کہتا ہے۔ خدا کا غضب اُن آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے۔ رسول نے انسان کو گناہ کے بارے میں ملزم اور مجرم ٹھہرایا چنانچہ اُس نے خط مذکورہ کے ۲ باب میں علانیہ کہا کہ نہ صرف غیر قوم بلکہ یہودی بھی سزاوار ہیں۔ کیونکہ خداوند نے بذریعہ مُوسےٰ کے تحریری شریعت سے اور غیر اقوام کو بوسیلہ عقلی شریعت کے جو اُن کے دلوں پر لکھی ہے آگاہ کیا اور حقیقت میں یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور خدا ان دونوں کے وسیلہ سے اُن کو خبردار کرتا تھا۔ پولوس کے کلام کا نتیجہ خود ہی ۳ باب کی ۹ آئت سے نمایاں ہوتا ہے کیونکہ ہم یہودیوں اور یونانیوں دونوں پر پیشتر ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ وہ سب کے سب گناہ کے ماتحت ہیں۔

۱۸ و ۱۹ آئت۔اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے۔ حقیقت میں یہ دونو شریعتیں کیا ظاہری اور کیا باطنی ہم سبھوں کو ملزم اور مجرم ٹھہراتی ہیں۔ اسی سبب سے خُدا نے اپنے آپ کو گویا شریعت کا پابند کیا اور یہ پابندی نامناسب نہیں۔ کیونکہ اُس کی شریعت خود اُس کی راستبازی اور صداقت کا عکس اور نقش ہے لہذا باب مذکورہ کی ۲۵ و ۲۶ آئت اِس بات کا اظہار کرتی ہے۔ اُسے خدا نے اس کے خون کے وسیلے سے ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی۔ اُن کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے بلکہ اسی وقت اُس کی راستبازی ظاہر ہو تاکہ وہ خود بھی عادل رہے۔ اور جو یسوع پر ایمان لائے اُس کو بھی راستباز ٹھہرانے والا ہو۔ بالفرض اگر کفارہ کی اُمید نہ ہوتی تو بہرحال یہ لازم آتا کہ وہ فوراً انصاف کرکے سزا دیتا ورنہ وہ ناراست ثابت ہوتا۔ لہذا اُس نے بسبب وعدہ کفارہ کے زمانۂ آدم سے تا زمانۂ مصلوب ہونے مسیح کے صبر کرکے گناہ سے طرح دی۔

پس آیات مذکورۂ بالا سے عیاں و بیاں ہے کہ مسیح کا کفارہ اس لئے

ضرور ہے کہ خُدا کے اُس غضب سے جو ہمارے گناہوں کے باعث ہم پر آنے والا تھا ڈھانپے جائیں اور خداوند قادرِ مطلق ہمارے گناہوں کو معاف کرے ۔

بہت لوگ بحالتِ ناواقفیت اس کفّارہ کی بابت یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا بلا کفّارہ ہمارے گناہوں کو نہ بخش سکتا تھا ۔ ہم اِس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ خدائے قادرِ مطلق جو صفت عدل سے بھی موصوف ہے وہ کیونکر اپنی عقل اور مرضی اور اپنے اوصاف کے برخلاف کر سکتا تھا ؟ ہرگز نہیں ۔ بلکہ اُس کی شانِ ایزدی کے خلاف ہے ۔ اُس کی شریعت گویا اُس کی راستبازی اور عقل اور حکمت اور مرضی کا اظہار ہے ۔ کیا وہ صادق القول اپنے قول موعودہ سے روگردان ہو سکتا ہے ؟ اُس سے ایسا ہونا محال ہے ۔ بالفرض اگر کوئی دنیوی حاکم اُس مجرم کو جو فی الحقیقت کسی جرم کا سزاوار ہے بلا سزا چھوڑ دے تو کیا تمام لوگ اُس کو بے انصاف نہ کہینگے ؟ البتہ ہر فرد بشر اُس کو بسبب اُس نالائق فعل کے جو اُس سے ظہور میں آیا بدنام کریگا کیونکہ وہ بدکاروں کی بدی کے روکنے اور نیکوکاروں کی حفاظت کے لئے مُقرّر ہے تو بھلا یہ خیال کرنا چاہئے کہ خدا تعالےٰ نے جو صفت عالم الغیبی اور عدل سے موصوف ہے ۔ بہ نسبت اُس دنیوی حاکم کے جس میں یہ صفتیں نہیں پائی جاتیں بے انصاف

ہے؟ ہرگز نہیں +

پھر پولوس گلاتیوں کو تحریر فرماتا ہے کہ حکم عدولی کی سزا لعنت ہے۔ بلکہ گلاتیوں ۳ باب ۱۳ آئت میں یوں مذکور ہے کہ مسیح نے ہمارے لئے لعنتی بنکر اور ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔ آئت مذکورہ کی یہ عبارت یعنی مول لیکر اس کا اصل مطلب یونانی زبان میں یہ ہے۔ کہ مسیح نے ہم قیدیوں کو جو غلامی کے لئے سر بازار فروخت کئے جاتے تھے خرید کیا +

پھر گلاتیوں ۴ باب ۴ و ۵ آیات اس امر کو جو اوپر مذکور ہوا ثابت کرتی ہیں۔ یعنی جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور پیدائش سے شریعت کا باعث بنا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لیکر چھڑا لے وغیرہ +

خداوند قادر مطلق نے اپنے عدل کو یہودیوں میں خاص طرح سے ظاہر کیا۔ یعنی اُن کو موسےٰ کے وسیلہ سے شریعت عطا فرمائی کہ جس میں اُس کی راستی اور صداقت کی کاملیت اظہار پائی ہے۔ چنانچہ جب مسیح پیدا ہوا وہ نہ تو یونانی اور نہ رومی اور نہ عربی نہ فارسی اور نہ قوم ہنود میں ہوا بلکہ اہل یہود سے تھا۔ کیونکہ سب غیر اقوام اُس کامل اور افضل شریعت عہد عتیق سے ناواقف اور محروم تھیں۔ لہذا ابن اللہ اس لئے

مجسم ہُوا تاکہ وہ خدا کی شریعت اور عدالت سے پوری پوری موافقت رکھے۔ اس سبب سے اُس کو اہل یہود میں بوجود انسانی ظاہر ہونا لازم اور مناسب ہُوا کیونکہ اُس کو نہ صرف ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھانی پڑی بلکہ ہماری کمی اور کوتاہی کا علاج کرنا اور ہمارے بدلے شریعت کا دعوے بھی پُورا کرنا اُس کے ذمّہ فرض تھا۔

آئت مذکورہ کا یہ جملہ کہ عورت سے پیدا ہُوا اور پیدائش سے شریعت کا باعث بنا۔ ہم کو تیسرے سؤال کی طرف رجُوع کرتا ہے۔

۳۔ کفّارہ کے بارہ میں مسیح انسان کے ساتھ کیا علاقہ رکھتا ہے

دلائل مذکورہ بالا سے ثابت ہُوا کہ گناہوں کے کفّارہ دینے اور شریعت الٰہی کو پُورا کرنے کے لئے مسیح مرا۔ فی الحال یہ سؤال لازم آتا ہے کہ آیا مسیح بالعوض ہمارے گناہوں کے کفّارہ دینے کا مستحق تھا یا نہیں؟ بجواب اس کے عبرانیوں کے ۲ باب ۵ آئت میں مذکور ہے کہ

اُس نے (یعنی خدا نے) اُس آنے والے جہان کو جس کا ہم ذکر کرتے ہیں فرشتوں کے تابع نہیں کیا۔ بالفرض اگر وہ فرشتوں کے اختیار میں نہیں

توکس کے اختیار میں ہے؟ اس سُوال کا جواب اگلی آیات میں ملتا ہے۔
انسان کیا چیز ہے جو تو اس کا خیال کرتا ہے۔ . . . تو نے اُسے فرشتوں سے
کچھ ہی کم کیا۔ تو نے سب چیزیں اُس کے زیر قدم کر دی ہیں . . . مگر ہم
اب تک سب چیزیں اس کے تابع نہیں دیکھتے ۶ و ۷ و ۸ آیات۔
سو اب ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ کس کو دیکھتے ہیں۔ البتہ اُسے دیکھتے
ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا ہے یعنی یسوع کو جس نے موت کا
دُکھ سہنے کے سبب جلال اور عزت کا تاج پایا تاکہ خدا کے فضل سے وہ
ہر ایک آدمی کی خاطر موت کا مزا چکھے۔ ۹ آیت۔ درحقیقت یہی یسُوع
تھا۔ اور وہ کامل انسان ہے کہ جس میں خُدا کا منشا اور مطلب انجام تک
پُہنچا اور یہی مخلوقات کا نیا سر ہے۔ اگرچہ آدم اشرف المخلوقات ہو کر گر گیا
اور اُس کے ساتھ ہی اُس کی نسل بھی۔ لیکن اِس جدید انسان نے سارے
آدم زاد کو جو اعلےٰ درجہ سے گر گئے تھے پھر اُٹھا کر مشرف اور ممتاز کیا۔
اور اُس کی بدولت عُہدۂ شرافت میں دخل پائیگا۔ پر کس صورت سے؟
اِس صورت سے کہ جبکہ وُہ خُدا کے فضل سے سب آدمیوں کے لئے موت
کا مزہ چکھے وہی اِس مخلوقات کا وارث اور سر ہے۔ لہٰذا وہ انسان کا
سر اور پیشوا ہے۔ وہ نہ صرف ہمارا سر ہے بلکہ ہمارے ساتھ وہ رشتہ
اور وابستگی رکھتا ہے کہ جس کا ذکر عبرانیوں کے ۲ باب کی ۱۱ آیت میں مندرج

ہے۔ اس لئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل
سے ہیں۔ اسی باعث وہ انہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔ پھر باب مذکورہ
کی ۱۰ آیت امر مذکورہ کی تائید کرتی ہے۔ کہ اس کو یہی مناسب تھا کہ جب
بہت سے بیٹوں کو جلال میں داخل کرے تو اُن کی نجات کے بانی کو
دکھوں کے ذریعے سے کامل کرے۔ اور اُس کا سبب باب مذکورہ کی
۱۷ آیت میں یُوں لکھا ہے۔ کیونکہ واقع میں وہ فرشتوں کا نہیں بلکہ ابراہیم
کی نسل کا ساتھ دیتا ہے۔ پس اس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند
بننا لازم ہوُا تاکہ اُمّت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے اُن باتوں
میں جو خدا سے تعلق رکھتی ہیں ایک رحمدل اور دیانتدار سردار کاہن بنے۔
اب سوال لازم آتا ہے کہ مسیح کا یہ علاقہ مذکورہ بالا کن لوگوں سے ہے؟
نئے عہد نامے کے متفرق مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ دینے کی
نسبت وہ جہان سے اور انسان سے اور خاص اپنی اُمّت سے یعنی ایمانداروں
کے مجمع سے تعلق رکھتا ہے۔ اب ہم مسیح کو اُن تین دائروں کا جو ایکدوسرے
کے درمیان ہیں مرکز ٹھہراتے ہیں۔

دائرہ اوّل وہ دائرہ ہے جو سب دائروں سے وسیع ہے یعنی کُل
مخلوقات کہ جس کا وہ خود وارث ہے چنانچہ اُس کے حق میں یوں مذکور
ہے دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔

دائرہ دوم - جو بہ نسبت دائرہ اوّل کے چھوٹا ہے - یعنی انسان کہ جس کا وہ سر ہے - اُس نے ہر آدمی کے لئے موت کا مزہ چکھا +

دائرہ سوم - جو دائرہ اوّل و دوم سے چھوٹا اور اُن کے اندر ہے اِس سے ایماندار مراد ہیں یعنی نسل ابراہیم کہ جس کا ذکر عبرانیوں کے ۲ باب ۱۶ - آئت میں مرقوم ہے - اُس نے یعنی مسیح نے اُن کے لئے بھی کفّارہ دیا +

اور عبرانیوں کے خط کے ۱ باب ۲ و ۳ آیات میں بیٹے کی بابت یُوں لکھا ہے کہ جسے اُس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور اُس کے وسیلے سے اس نے عالم پیدا کئے - وہ اس کے جلال کی رونق اور اس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے +

اگر ان آیات مذکورہ بالا کے ساتھ کلسیوں کا پہلا باب ۱۳ آئت کا مقابلہ کریں تو مضمون بخوبی ظاہر ہوگا - چنانچہ مذکور ہے - اُسی نے ہم کو تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہت میں داخل کیا جس کے سبب سے ہم کو خلاصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہوئی ہے - وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے - اور کتاب پیدائش - پہلا باب ۲۶ آئت اِس بات کے ثبوت کے لئے ایک کافی دلیل ہے - کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں - اور انجیل

یُوحنّا پہلا باب ۳ آئت اس سے موافقت رکھتی ہے کہ ساری چیزیں
اُس کے وسیلے سے موجود ہوئیں اور کلسیوں پہلا باب ۱۶ آئت میں
یہ ارشاد کرتا ہے۔ اُسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں
یا زمین کی اور اُسی سے ساری چیزیں قائم رہتی ہیں۔ درحقیقت یہی
مخلوقات کا اصل اور انسانیت کا مبدا اور اُس کا انجام ہے تو ثابت
ہے کہ وہ اِس امر کا مستحق ہے کہ تمام مخلوقات کے لئے کفّارہ دے۔

بالفرض اگر انسان اُس سے باغی بھی ہُوا تو بھی اُس نے اُس کو اپنے
پاک کفّارہ کے ذریعہ سے ملا لیا۔ فی الحقیقت یہ کفّارہ کُل انسان کے
لئے کافی اور وافی ہے۔ یعنی شرائط مندرجہ ذیل سے۔

اوّل۔ یہ کہ انسان اپنے آپ کو گنہگار سمجھکر اِس بات کا مُقر ہو کہ
میں بلاشک لائقِ سزا ہوں اور گناہ کی سزا میرا حق ہے۔

دوم۔ ہم اُس کو اپنا ضامن تصوّر کرکے صدق دل سے اُس کی
فرمانبرداری کریں یعنی اُس کی ضمانت کو ایمان کے ساتھ تسلیم کریں۔
چنانچہ پولوس رسول کلسیوں پہلا باب ۱۸ آئت میں یوں لکھتا ہے۔
وہی بدن یعنی کلیسیا کا سر ہے پھر اسی باب کی ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ آیات میں
مرقوم ہے۔ اور اُس نے اب اپنے ظاہری جسم کے سبب موت کے
وسیلے سے تمہارا بھی میل کرادیا جو پہلے خارج اور بُرے کاموں کے

سبب دل سے دشمن تھے تاکہ وہ تم کو مقدس۔ بے عیب اور بے الزام
بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے۔ بشرطیکہ تم ایمان کی بنیاد پر قائم اور پختہ رہو۔
اے بھائیو آپ لوگوں کو معلوم ہو کہ عہد عتیق میں ایک ایسا لفظ
استعمال میں آیا ہے جو مسیح کے کفارہ دینے کی حقیقت کے لئے بدرجہ
کمال مفید ہے دیکھو کتاب احبار ۲۵ باب ۲۵ آئت اگر تیرا بھائی مسکین
محتاج ہو اور کچھ اپنی ملکیت سے بیچے اور کوئی اُس کے نزدیک رشتہ داروں
میں سے آئے کہ اُسے چھڑا لے۔ تو وہ اُس کو جسے اُس کے بھائی نے
بیچا چھڑائے۔
کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ چھڑانے والا قریبی رشتہ دار ہونا چاہئے۔
اور اُس پر کبھی فرض ہے کہ اپنے بھائی کی ملکیت کو دام دیکر چھڑائے۔ اِس
کا نام عبرانی زبان میں گوئل (גֹּאֵל) ہے اور فعل چھڑانا آئت مذکورہ لفظ
گائل (גָּאַל) کا ترجمہ ہے جو مصدر گوئل کا ہے۔ کتاب رُوت میں اِس رسم
چھڑانے کی بابت مفصل طور سے لکھا ہے۔ بوعز نامی مسماۃ نعومی کا
رشتہ دار تھا اس لئے اُس نے نعومی کی بیوہ بہو رُوت سے شادی کی اور
اُس کی میراث کو بسبب اُس قریبی رشتہ داری کے چھڑایا اور اُس کا
گھر آباد کیا۔ علیٰ ہذالقیاس خداوند مسیح بھی اس لئے بوجود بشریت نمودار
ہُوا کہ ہمارا گوئل یعنی چھڑانے والا رشتہ دار بنے اور اسی قربت کے ذریعہ

ہے وہ ہم میں اور ہم اُس میں ہوئے جبکہ وہ ہمارے لئے مرا تو ہم بھی اُسکے ساتھ مرے۔ اور جب وہ جی اُٹھا تو ہم بھی اُس کے ساتھ جی اُٹھے۔ رومیوں ۶ باب ۵ آئت اِس کے ثبوت کے لئے بس ہے کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اس کے ساتھ پیوستہ ہوگئے تو بیشک اسکے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اس کے ساتھ پیوستہ ہونگے ۔

یہ علاقہ جو ہمارے اور مسیح کے درمیان ہے بے بُنیاد نہیں بلکہ حقیقی اور لازوال ہے اس وجہ سے نہ صرف راستباز ٹھہرتے بلکہ فی الحقیقت راستباز اور پاک صاف ہوتے ہیں۔ خداوند مسیح کے کفّارہ کے سایہ تلے چھپکر ہم غضب الہیٰ کی کڑی دُھوپ سے محفوظ رہکر پھُول اور پھل لا سکتے ہیں ہم نہ صرف اُس کی موت سے بلکہ اُس کے زندہ ہونے سے راستباز محسوب کئے جاتے ہیں۔ غرض بسبب ان وجوہات کے اعتراض مذکورہ ذیل بالکل باطل ٹھہرتے ہیں اور وہ یہ ہیں :۔

اعتراض اوّل۔ کہ مسیح کا ہمارے عوض مارا جانا خلافِ عقل ہے۔

جواب ہم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ہمارا اصل اور سر اور بادشاہ ہے اور اُس نے اپنی رعایا کے لئے سب فرائض ادا کر کے اُنہیں چھُڑا لیا۔ اُس نے دُلہن کا دُلہا ہو کر اُس کا فدیہ دینے میں اس قدر دام دیا کہ خود ہم کی جگہ محسوب ہو کر اُس کو نیکوکار بنا لیا۔ افسیوں ۵ باب ۲۲ تا ۲۷

آیات ملاحظہ کرو ✦

اعتراض دوم۔ یہ انتظام حقیقی نہیں بلکہ بے بنیاد ہے ✦

جواب۔ جیسا معترض کا خیال ہے فی الحقیقت ایسا نہیں۔ بلکہ ہم میں اور مسیح میں اس قسم کا علاقہ ہے جیسا شاخ کا درختوں اور عضو کا جسم میں ہے ✦

اعتراض سوم۔ مسیح کے نیک اعمال کے سبب سے راستباز ٹھہرنا گویا نیک اعمال کی ضرورت کا انکار ہے ✦

جواب۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض بالکل نادرست ہے۔ جبکہ افسیوں کے ۲ باب کی ۱۰ آئت میں صاف صاف لکھا ہے۔ کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک کاموں کے واسطے مخلوق ہوئے جنکو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ بموجب سند آئت مذکورہ کے نیک اعمال کا کرنا مسیح کے خریدے ہُوئے لوگوں کے ذمّہ فرض ہے ✦

فی الحال غور کرنا چاہئے کہ مسیح انسان کے ساتھ ایسا علاقہ رکھتا ہے۔ تو کیا مقتضیٰ عقل ہے کہ وہ بحالتِ مجبوری مرا۔ لہذا یہ سوال ہم کو اس درس کے حصّہ چہارم کی طرف متوجہ کرتا ہے ✦

۴۔ درباره اِس کفّارہ کے مسیح خودمختار تھا یا مجبور

اوّلاً ہم چند معترضوں کے خیالات جو درباره کفّاره مسیح کے مختلف آرائے ہیں قلمبند کرتے ہیں ÷

بعض کا گمان اِس مقدّمہ میں یہ ہے کہ جب مسیح مجسّم ہُوا۔ تو موت کے تحت ہُوا۔ کیونکہ موت شرطِ انسانیت ہے ÷

اور بعض کی یہ رائے ہے۔ کہ وہ ہمارا شفیع ہو کر موت کا سزاوار ہُوا۔ کیونکہ بالعوض ہماری لڑائی لڑ کر اُس کو زخم لگنا شرطِ شفاعت تھی ÷

اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مسیح مجبور ہو کر مرا تو اُس کی الوہیت کہاں رہی ÷

اے ناظرین درسِ ہذا۔ اگرچہ یہ سوالات مذکورہ لائق غور ہیں۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ بموجب شہادت کلامِ الٰہی کے ان کا رفع و دفع کرنا کچھ محال نہیں بلکہ ممکن ہے چنانچہ ہم اِن کے جواب کی طرف رجوع کرتے ہیں ÷

جواب اوّل۔ پہلے اس پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا موت شرطِ انسانیت ہے یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ تو گناہ کی مزدوری ہے۔ لیکن مسیح گنہگار نہ تھا۔ بلکہ وہ کامل اور جدید انسان تھا۔ وہ گنہگار جسم کی صورت

میں بھیجا گیا۔ رومیوں ۸ باب ۱۲ آئت۔ نہ کہ گنہگار ہوکر۔ یعنی ابن
آدم جو آسمان میں ہے۔ یوحنا ۳ باب ۱۳ آئت۔ وہ شریعت کے ماتحت
تھا۔ گلتیوں ۴ باب ۴ آئت۔ نہ کہ موت کے لئے۔ لہذا پولوس اُس کے ثبوت
میں یہ کہتا ہے۔ دیکھو کرنتھیوں ۱۵ باب ۴۵ و ۴۷ آیات پہلا آدمی
یعنی آدم زندہ نفس بنا۔ پچھلا آدم زندہ کرنیوالی روح بنا۔ پہلا آدمی
زمین سے یعنی خاکی تھا۔ دوسرا آدمی آسمانی ہے۔ کیونکہ جیسا آدم
میں شامل ہوکے سب مرتے ہیں۔ ویسا ہی مسیح میں شامل ہوکے سب
جلائے جائینگے۔ اس امر کی اور دلیلوں کے لئے رومیوں ۵ باب ۱۲ تا
۱۹ آیات ملاحظہ کرو۔

جواب دوم۔ البتہ شفیع ہوکر مرنا اُس کو ضرور تھا۔ بالفرض اگر
اس اعتراض سے معترض کی یہ غرض ہے۔ کہ ابلیس کا ایک شکست کھانا
واجب و لازم ہے۔ تو ہم اس قول کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ کلام الٰہی
سے واضح ہے۔ کہ اُس کی ایڑی زخمی ہوئی۔ نہ کہ اُس کا سر۔ بلکہ اُس نے
دشمن کے سر کو کچلا اور اُس پر غالب آیا۔ اُس کے مجسم ہونے کا یہی
منشا تھا۔ تاکہ وہ موت کے وسیلے سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل
تھی یعنی ابلیس کو بیکار کردے اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی
میں گرفتار رہے انہیں چھڑا لے۔ دیکھو عبرانیوں ۲ باب ۱۴ و ۱۵!

آیات۔ بالفرض اگر اِس کا یہی مطلب ہے کہ مسیح کی شفاعت صرف موت
کے مزا چکھنے پر موقوف تھی۔ تو یہ اُس کی خود مختاری کے برخلاف نہیں
ہے۔ بلکہ اُس پر دلالت کرتی ہے +

جواب سوم۔ اے ناظرین۔ اِس بات کو ملحوظ خاطر رکھو کہ موت
کسی طرح سے بذاتہٖ کفارہ نہیں ہو سکتی۔ بالفرض اگر صرف موت ہی
کفارہ ٹھہرتی تو مسیح کی موت فضول اور بے فائدہ ہوتی چنانچہ عبرانیوں
۹ باب ۲۷ آیت میں لکھا ہے آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اسکے بعد
عدالت کا ہونا مقرر ہے۔ سو اس سے ظاہر ہے کہ کفارہ موت کیلئے نہیں۔
الّا عدالت کیلئے واجب لازم ہے۔ موسےٰ کی شریعت کے سب کفارے
لہو کے ذریعہ سے کیوں ہوئے۔ دیکھو کتاب احبار ۱۷ باب ۱۱ آیت۔ اسلئے کہ
بدن کی حیات لہو میں ہے کیونکہ وہ جس سے کسی جان کا کفارہ ہوتا ہے سو لہو ہے
اس بارے میں اکثر عالموں کی یہ رائے ہے۔ کہ آیت مذکورہ کا
ترجمہ یوں کرنا چاہئے۔ کیونکہ لہو بذریعہ جان کے کفارہ کرتا ہے۔ یعنی
صرف مارے جانے سے کفارہ پورا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جان دینے
سے۔ جو بذریعہ لہو بہانے کے ہوتا ہے +

جواب چہارم مسیح نہ صرف قربانی ہوا بلکہ وہ سردار کاہن بھی تھا۔
چنانچہ اُس کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خدا کا برہ اور ملک صدق کی

مانند سردار کاہن بھی تھا +

جواب پنجم۔ البتہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بلاشبہ اُس کی موت بحالت مجبوری اُس کی الوہیت کے مخل ہوتی۔ مگر خود اُس کے اقوال اور افعال جن کو اب ہم پیش کرتے ہیں سائل کے سوال کے ابطال کی کامل دلیل ہیں +

چنانچہ خداوند مسیح یوحنا کی انجیل ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸ آیات میں یہ فرماتا ہے۔ کہ باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں۔ کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ میں اُسے آپ دیتا ہوں۔ مجھے اُس کے دینے کا بھی اختیار ہے اور اس کے پھر لینے کا بھی اختیار ہے یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا +

اگر کوئی سائل یہ سوال کرے کہ انسانی عدالت میں معصوم کا مجرم کے عوض میں مرنا بے انصافی ہے۔ لہٰذا مسیح کی موت ہمارا کفارہ نہیں ہو سکتی۔ تو اس سوال کے رد کرنے کے لئے ہمارے نجات دہندہ کا قول مذکور بس ہے +

اوّلاً تو یہ غور کرنا چاہئے کہ کیا کوئی انسان اپنی جان پر اختیار رکھتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ کسی حاکم کو بھی مجاز نہیں کہ کسی انسان کو اپنی جان کے فدیہ دینے کی اجازت دے۔ یا کوئی خود بخود دے سکے کیونکہ وہ

جان انسان کی نہیں - بلکہ اُس کا مالک خدا ہے اور وہ اُس کی عنایت ہے - وہ تو بسبب گناہ کے عدالت کے قبضے قبض کئے گئے لیکن مسیح بسبب خدا ہونے کے اپنی جان پر کامل اختیار رکھتا تھا - اس لئے وہ خدا باپ کے حکم سے اُسے دیدیکا خداوند مسیح اس مُقدّمہ میں مثل دنیوی حاکموں کے نہیں - کیونکہ بباعث صفت عالم الغیبی وغیرہ کے خود حاکم ہے - چنانچہ مرقوم ہے - کہ باپ کسی کی عدالت بھی نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا سارا کام بیٹے کے سپرد کیا ہے - تاکہ جس طرح سب لوگ باپ کی عزّت کرتے ہیں اُسی طرح بیٹے کی عزّت کریں - دیکھو انجیل یُوحنّا ۵: ۲۲ و ۲۳ - اور اُس کی فعل مختاری خود اس کے افعال اور اعمال سے ثابت ہے - چنانچہ جب وہ یروشلم کو گیا - تو وہ بخوبی واقف تھا - کہ دُشمن میرے پکڑوانے کی مشورت میں ہیں - اُسی وقت بعض یونانی لوگ آئے اور بولے ہم یسُوع کو دیکھنا چاہتے ہیں - تب اُس نے کہا - اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کروں ؟ اے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا - لیکن میں اسی سبب سے تو اس گھڑی کو پہنچا ہوں - اے باپ اپنے نام کو جلال دے - دیکھو انجیل یُوحنّا ۱۲: ۲۷ و ۲۸ - اور جبکہ وہ گتسمنی کے باغ میں تکلیف اُٹھانے لگا - تو اُس نے یہ کہا - اگر تو چاہے تو یہ پیالہ میرے پاس سے ہٹا لے تاہم میری مرضی نہیں بلکہ

تیری ہی مرضی پوری ہو۔ اُس کے اِس قول مذکورہ سے ظاہر ہے۔ کہ
وہ یہانتک خود مختار تھا کہ یا تو وہ ایسی دُعا مانگتا کہ اُس گھڑی سے
محفوظ رہتا یا اپنے باپ کی مرضی کی متابعت کرتا۔ اور اُس کی قدرت
اس بات سے نمودار ہوتی ہے۔ کہ جبکہ وہ باغ میں پکڑوایا گیا۔ تو اُسکے
وجود کی تاثیر سے گرفتار کرنے والے پیچھے ہٹ گئے۔ اور زمین پر گر گئے
پھر جب اُس کے قاتلوں نے اُسے مقام صلیب پر پہنچایا۔ اور مُر ملی
ہوئی مے اُسے دینے لگے مگر اُس نے نہ لی۔ دیکھو انجیل مرقس ۱۵:
۲۳۔ تاریخ نویسوں کی تحریر سے واضح ہے۔ کہ اُس زمانے میں خدا ترس
اور رحمدل عورتیں اس لیئے ایسی مے تیار کرتی تھیں۔ تاکہ وہ اُن بدکاروں
کو جو مصلوب کئے جائیں اُن کو پلائیں۔ تاکہ وہ بحالتِ مدہوشی اُس کی
تکلیف کی تمیز نہ کر سکیں۔ اور خداوند مسیح کا یہ منشا اور مطلب نہ تھا۔
کہ بیہوش ہو کر جان دے۔ بلکہ اُس کے ارادہ کے خلاف تھا۔ لہذا
اُس نے اُس کے پینے سے انکار کیا۔ اور جب سب کام تمام ہؤا۔
پھر یسوع نے بڑی آواز سے پکار کر کہا کہ اے باپ میں اپنی روح تیرے
ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔ یہ کہکر دم دے دیا۔ دیکھو لوقا کی انجیل
۲۳: ۴۶۔ پس اے بھائیو چونکہ ہمیں یسوع کے خون کے سبب اُس
نئی اور زندہ راہ سے پاک مکان میں داخل ہونے کی دلیری ہے۔ جو

اُس نے پردے یعنی اپنے جسم کو پھاڑ کر ہمارے واسطے مخصوص کی ہے۔ دیکھو عبرانیوں کا خط ۱۰: ۱۹ و ۲۰۔ اے عزیزو یہ راہ زندہ ہے۔ نہ کہ مُردہ اگر خدا چاہے تو اب حصّہ پنجم کی طرف رجوع کرینگے۔

۵۔ مسیح کا کفّارہ کن کن وجوہات سے بیش قیمت اور بے نظیر ہے؟

اوّل۔ اس لئے کہ ہم قبل ہی بیان کر چکے ہیں۔ کہ اُس کا کفّارہ بسبب اُس کی خود مختاری کے بیش قیمت اور بے نظیر ہے۔

دوم۔ اُس کی تابعداری اور فرمانبرداری چنانچہ عبرانیوں کے ۱۰ باب کی ۹ آیت سے ۱۲ تک مذکور ہے۔ اور پھر یہ کہتا ہے کہ دیکھ میں آیا ہوں تاکہ تیری مرضی پوری کروں ... اُسی مرضی کے سبب ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلے سے پاک کئے گئے ہیں ... لیکن یہ شخص ہمیشہ کے لئے گناہوں کے عوض ایک ہی قربانی گذرانکر خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔

سوم۔ اُس کی معصومیّت کہ جس کی بابت عبرانیوں ۷ باب ۲۶ آیت میں لکھا ہے۔ پاک اور بے ریا اور بیداغ ہو اور گنہگاروں سے جُدا اور

آسمانوں سے بلند۔

وہ جانور جو قربانی کیا جاتا تھا بے داغ اور بے عیب ہوتا تھا۔ اور خاص کر اُس گناہ سے مبرا ہوتا تھا کہ جس کے مٹانے کے لئے وہ گذرانا جاتا تھا۔ علےٰ ہذا القیاس مسیح تو خود اُس سزا کے لائق نہ تھا۔ کیونکہ گناہ سے پاک تھا۔ اِلّا بسبب ضمانت دوسروں کے مرتکب سزا کا ہُوا۔

چہارم۔ وہ آسمانوں سے بلند ہے۔ وہ جناب عالی کے تخت کے دہنے بیٹھا ہے۔ لہذا اُس کی اُلوہیت کے سبب سے اُس کا کفّارہ بیش قیمت ہے۔ مسکین بھیڑ اور بکری کافی قربانی نہیں۔ چنانچہ عبرانیوں کے ۹ باب کی ۱۴ آئت سے ظاہر ہے۔ تو مسیح کا خون تو جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے خدا کے لئے بے عیب قربان کر دیا۔ تمہارے دلوں کو مُردہ کاموں سے ضرور ہی پاک کریگا۔ تا کہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو۔

ایضاً پولُس رسول کلسیوں ۱: ۱۴ و ۱۵ میں بیان کرتا ہے۔ کہ جس کے سبب سے ہم کو مخلصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔

اُس افضل شخص میں خدا کی محبّت اور حکمت اور قدرت اور عدالت سب بے حد ہو کر شامل ہوئیں۔ اور اُس نے اپنے کو فروتن کیا تا کہ ہم

سبھوں کے لئے کامل قربانی ہو کہ ہم اُس کے بیش قیمت لہو سے نہ کہ ادنےٰ چیزوں سے خریدے گئے ÷

۶- مسیح کا کفّارہ خدا باپ سے کیا علاقہ رکھتا ہے؟

ہم تو اوّل ہی تشریحاً و تفصیلاً بیان کر چکے ہیں- کہ صادقُ القول خُدا اپنی شریعت کو اُن کے لئے جنہوں نے اُس کی عدولِ حکمی کی ٹال نہیں سکتا- لہذا بعضوں کے دلوں میں یہ شک پیدا ہُوا- کہ آیا خدا گنہ ہوں کو بخش سکتا ہے- یا نہیں- جواب اِس سؤال کا یہ ہے- بالفرض اگر وہ اِس مُقدّمہ میں مجبُور اور مقصّر ہوتا- تو گناہ کی سزا کو کس صورت سے ٹال نہ کر سکتا- حالانکہ کلام الہیٰ سے ظاہر ہے- کہ اُس نے ملتوی تو کیا اور کر رہا ہے- چنانچہ اظہر من الشمس ہے- کہ آدم اور حوّا کے گُناہ کرتے وقت اُس نے اُن کو مار نہیں ڈالا- بلکہ اُن سے سانپ کے سر کچلنے کا وعدہ کیا- وہ اِس باعث سے صبر کر کے گناہ کو طرح دیگا- تاکہ وہ گناہ کے نیست کرنے اور اپنی شریعت کو جلال بخشنے کی تدبیر کرے- اور کلام الہیٰ گواہ ہے- کہ اُس نے گناہوں کی مُعافی مسیح کے وسیلے سے کی- چنانچہ پطرس کا قول جو کتاب اعمال کے ۵ باب کی ۳۱ آئت میں مذکور ہے- اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں

کی معافی بخشے۔

اور بعض لوگ یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہیں کہ اگر خدا بلا معصوم مسیح کے مارنے کے گناہ معاف نہیں کریگا۔ تو اُس کو رحیم اور کریم نہیں بلکہ خونخوار اور سنگدل کہنا چاہئے۔ ہم علانیہ کہتے ہیں۔ کہ انجیل مُقدّس کے ہر ایک مقامات میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی اور میسر آتی ہیں۔ چُنانچہ یوحنا کے پہلے خط کے ۴ باب ۹ و ۱۰ آئت میں یُوں لکھا ہے۔ جو محبّت خدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہوئی کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا تاکہ ہم اس کے سبب سے زندہ ہو جائیں۔ محبّت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبّت کی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبّت کی اور ہمارے گناہوں کے کفّارے کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ خدائے قادر مطلق نے بُت پرستوں کی قربانیوں سے کہ جن میں لوگ اپنے بچّوں کو بحالت مجبوری مارتے تھے نفرت کی۔ کیونکہ ایسی قربانیاں محبّت کے خلاف ہیں۔ بلکہ اُس نے مسیح سے ایسی محبّت رکھی کہ اُس کو برگزیدہ کیا۔ اور اُسے موقع بخشا کہ بہت بھائیوں کو غلامی سے خرید کر اپنی مہربانی کو رونق دے۔ وہ ہر دو اس امر عظیم میں متفق اور متحد تھے۔ اس سے زیادہ تر قوی ثبوت ملنا محال ہے۔ خدا ہمارا دُشمن نہیں بلکہ دوست ہے کہ جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اُسے حوالہ کر دیا۔ دیکھو رومیوں کا خط ۸ باب ۳۲ آئت۔

عدل میں اُس کی محبت ظاہر ہوئی کہ بغیر کفّارہ گناہ کے معافی ہو نہیں سکتی۔ اپنے بیٹے کے بخش دینے میں اُس کی محبت ظاہر ہوئی۔ کہ وہ ضامن ہو کر اور ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھا کر ہم کو رہائی دے۔ جس نے کہا کہ تم ضرور مروگے اُسی نے کہا کہ میں اُنہیں پاتال کے قابو سے فدیہ میں لونگا۔ میں اُنہیں موت سے چھڑاؤنگا۔ اے موت تیری مری کہاں ہے۔ اور اے پاتال تیری ہلاکت کہاں۔ دیکھو ہوسیع نبی کی کتاب ۱۳ باب ۱۴ آئت ؛

مسیح کے کفّارہ سے خدا کی محبت ایسی جلوہ گر ہوئی کہ اگر ہم اپنی سرکشی اور سنگدلی کو فراموش کریں۔ تو تعجب کا مقام ہوتا۔ کہ تمام دُنیا اُسے کیونکر قبول نہیں کرتی۔ بالفرض اگر خداوند مسیح صرف انسان ہی انسان ہوتا۔ اور اُس میں اُلوہیت نہ پائی جاتی تو بلاشک تم خدا پہ کے اس انتظام پر عیب لگا سکتے۔ کیونکہ بذاتہٖ انسان کا فدیہ نہیں دے سکتے۔ کہ خدا نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ دُنیا کا میل کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمّے نہ لگایا۔ ۲ کرنتھیوں ۵ باب ۱۹ آئت ؛

اگرچہ اُس نے دشمنی کے مٹانے کے لئے ہم پر اس قدر محبت ظاہر کی۔ پر تو بھی اپنے بیٹے کے ساتھ محبت نہ چھوڑی۔ جب صلیب پر اُسے مارا تو اپنا منہ پھیر کر مارا۔ اور یہ کلمہ فرمایا۔ ایلی ایلی لما شبقتنی یعنی اے

میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تب گویا وہ اپنے فعل کے دیکھنے کی برداشت نہ کر سکا۔ بلکہ اپنا منہ پھیرا۔ اور اُس نے اُسکی موت کا انعام یہ مناسب سمجھا۔ اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلےٰ ہے تاکہ یسُوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹِکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے۔ دیکھو فلپیوں ۲ باب ۹ و ۱۱ آئت۔

چونکہ اوّلاً ہم یہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ مسیح نے اپنے آپ کو گناہ کا کفّارہ اور فدیہ کیا۔ دوم اُس نے خدا کی بزرگ شریعت کو اس طرح سے رونق بخشی۔ اُس کے حکموں کو پُورا کر کے اور اُس کی سزا کو تسلیم کر کے اُس کے دونو دعوے پُورے کئے۔ سوم یہ کوئی بیجا بات نہیں بلکہ بجا ہے کیونکہ وہ ہمارا بھائی اور بادشاہ اور پیشوا ہے۔ ہماری ہڈی کی ہڈی اور گوشت کا گوشت ہمارا دُلہا جو اُس نے کیا سو ہمارا ہُوا۔ اور جیسا وہ ہے ویسا ہی ہم ہوئے جاتے ہیں۔ چہارم ہم نے دیکھا کہ وہ اِس میں یعنی کفّارہ میں مجبور نہ ہُوا۔ بلکہ ہر صورت سے خود مختار تھا۔ اور اُسی نے کفّارہ دیا کہ جو اپنی جان پر اس قدر اختیار رکھتا ہے۔ کہ جس قدر کوئی مخلوق نہیں رکھتا۔ پنجم اُس کی بزرگی اور فرمانبرداری اور خود مختاری

اور محبت اور معصومیت بلکہ اُس کی الوہیت کے سبب سے اُس کی قربانی کی بیحد قیمت ہے۔کہ جس سے وہ بیشمار لوگوں کے لئے کافی کفّارہ ہے +

اے عزیزو آخرکار کفّارہ مسیح سے اِس قدر الٰہی محبت ظاہر ہوئی۔ کہ سنگدلوں کے دل پگھل جاتے ہیں۔ اور بذریعہ مسیح اور عنایت روح القدس کے ہم جو باغی اور گمراہ تھے اب اُس کو آبا یعنی اے باپ کہہ سکتے ہیں۔ اور اُس کی وہ خدمت جو پاک فرشتوں سے ممکن نہیں اُس کے قدّوس جائے سلطنت میں یعنی آسمان پر ادا کر سکتے ہیں +

اب اُسی کو کہ جس نے ہم کو اس قدر پیار اور محبت کی اور بذریعہ اپنے لہو کے ہمارے گناہوں کو دھو ڈالا۔ اور ہم کو بادشاہ اور کاہن خداوند اپنے باپ کا بنایا۔ جلال اور قدرت اُس کو ابد تک ہے۔ آمین +

رسالہ ھذا باختتام رسید بفضل ربّنا یسوع المسیح

کتب روحانی

یادِ محبوب۔ مہینے بھر کے لئے۔ ہر صبح و شام کے لئے دعائیں اور مراقبے۔ مصنفہ ڈاکٹر میکڈف صاحب چھوٹی تقطیع .. .. — ۴ر سٹف ۶ر مجلد ۸ر

مکتبِ مسیح میں دعا کی تعلیم۔ از پادری اینڈریو مرے صاحب عالم دعا کے اسرار کی کلید۔ مہینے بھر کیلئے ایک ایک سبق۔ بڑی تقطیع — ۶ر سٹف ۸ر مجلد ۱۲ر

طریقِ تسلیم۔ از پادری اینڈریو مرے صاحب مسیحی زندگی پر چودہ درس۔ بڑی تقطیع .. .. — ۶ر سٹف ۸ر مجلد ۱۲ر

مسیح کی پیروی۔ ٹیمس صاحب کی مشہور کتاب کا نیا ترجمہ .. .. — ۶ر سٹف ۸ر مکمل ۱۲ر

مسیحی مسافر کا احوال .. .. ۱۲ر ایک روپیہ دو روپیہ

مسیحی کا سفر (مذکورہ بالا کا حصہ اول ترمیم شدہ) ۲ر

مسیحی کا سفر (ہر دو حصہ ترمیم شدہ) .. .. ۱۲ر و ایک روپیہ ۴ر

چراغِ کلام بر طریقِ حیات .. .. ایک روپیہ

جنگِ مقدس .. .. ۸ر سٹف ۱۲ر مجلد ایک روپیہ

مطبوعہ مفید عام سٹیم پریس لاہور

آگستین کے اقرارات .. .. ۱۲ ار مجلد ایک روپیہ ۸ ر

تقلید المسیح حصہ اوّل .. .. ۴ ر

مکمل .. .. ۱۲ ار مجلد ایک روپیہ

فضل الٰہی۔ از سلطان الواعظین پادری سپرجن صاحب ۴ ر

چوپانی زبور۔ خداوند کا پہاڑی وعظ مصنفہ پادری
الیف بی مائر صاحب .. .. .. } ۴ ر

القاب مسیحی .. .. ۱ ر مجلد ۴ ر

دل کی تبدیلی .. .. ۲ ر

مسیح ابن اللہ .. .. ۲ ر

مسیح کا جی اُٹھنا .. .. ۲ ر

نور مسیحی (خداوند یسوع مسیح کا مختصر احوال انجیلی الفاظ میں) ۶ پائی

خلوتی دعا حقیقت عظمیٰ ہے .. .. ۶ پائی

رُوحانی قوت کے شرائط .. .. ۶ پائی

سائل ہو .. .. ۶ پائی

توبہ کر اب بھی توکہ در توبہ باز ہے .. .. ۶ پائی

روح القدس کی بھرپوری .. .. ۳ پائی

یسوع کا کوڑھے کھانا اور ہمارا شفا پانا .. .. ۳ پائی سفید ۶ پائی

And this is life eternal, that they might know you the only true God, and Jesus Christ, whom you have sent. (John 17:3)
Dear Brothers and Sisters in Christ,
We greet you in the name of our redeemer Lord Jesus Christ, The religious situation in Pakistan is known to the world, It is the dire need of the day to provide religious plus academic education to all and especially the young generation to face future challenges. We are by God's good grace and providence, in possession of old Urdu Christian literature written by our forefathers and scholars in faith, who were giants in their respective fields and piety, who sought to strengthen the Christian Indo-Pak Church in their respective day through the means of writing theological and apologetical treatises on different religious topics from the viewpoint of Christianity, This literature unfortunately as we know is literally extinct and hard to find anywhere, But we have decided to supply this lack through the means of reprinting these books again in Hard Book format for anybody who is interested in the study and defence of the word of God, This literature is extremely useful for local pastor's and preachers of the native church for expounding the word of God to those who are committed to their care, It is equally true that we are in shortage of resources to get all of the books printed that we currently have,

But we will reprint books on demand and will charge an appropriate fee to cover our basic expenses for that particular book or set of books..
For the fulfillment of this divine mission, we most urgently require your cooperation and support especially through your prayers, If in case you happen to have such literature and wish to distribute it to those shepherds in need, you can contact us directly through the mails given below, Your emotional and financial support will make this impossible task possible, We also have our book list of these old books from which you can choose for yourself which book you are looking forward to read..
May God in Jesus Christ pour out his abundant mercies upon you all.
Yours in Christ,
Evg. Yousaf Masih (founder)
Rev. Michael Joseph...cscentrkr@gmail.com
Evg. Joy Jacob ...adrxdesigner@gmail.com